فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۱ | ۷ فتح ۱۳۲۶ ہش | ۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ | ۷ دسمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۶۸

لاہور ۶ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

۱۰ مارٹر گنیں ۴۲ بَرین گنیں اور کئی سو رائفلوں پر آزاد فوجوں کا قبضہ

ہندوستانی فوجوں کو بچانے کے لئے مزید کمک کی کوشش

یہودیوں اور عربوں کی چار روزہ لڑائی میں ۵۰ آدمی مارے گئے

پنڈت جواہر لال نہرو کا اعلان

دہلی ۶ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج یہاں ایک پبلک تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ہم کشمیر کے معاملہ کو اچھی طرح نبٹیں گے ہم ادھورے کام کے قائل نہیں۔ ابھی اور فوجی دستے کشمیر بھیجے جائیں گے۔ اور جب تک ہم اس مہم کو سر نہیں کر لیتے۔ ہم دم نہیں لیں گے۔ ا۔پ

پناہ گزینوں کے لئے گرم کپڑے اور بستر

زیادہ سے زیادہ تعداد میں حکومت کو دیئے جائیں

لاہور ۶ دسمبر۔ مغربی پنجاب کے انسپکٹر جنرل آف سول ہاسپٹلز لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر ایس۔ ایم کے ملک نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے۔ کہ بیمار پناہ گزینوں کے لئے گرم کپڑے اور بستر کمبل رضائیاں توشک لحاف وغیرہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں حکومت کو دیئے جائیں۔ تمام ایسی چیزیں سپرنٹنڈنٹ میو ہسپتال کے پاس بھیجدی جائیں۔ اور ڈسٹرکٹ لاہور کے تمام ہسپتالوں میں تقسیم ہونے کے لئے سول سرجن لاہور ڈسٹرکٹ کے نام آنی چاہئیں۔

آپ نے مزید کہا کہ کثرت سے پناہ گزینوں کو پیدل چلنے کی وجہ سے کئی بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں۔ اور پھر سردی کی شدت بڑھ رہی ہے۔ اس لئے اب یہ مشکل درپیش ہے مغربی پنجاب کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پناہ گزینوں کے لئے گرم کپڑے اور بستروں کے جلد از جلد مہیا کرنے میں سر توڑ کوشش کریں۔ کیونکہ سخت سردی کی وجہ سے نمونیہ اور دیگر سینے سے تعلق رکھنے والی بیماریوں کے پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اور ڈر ہے کہ یہ اندیشہ خطرناک صورت اختیار نہ کر جائے۔ (ا۔پ)

برما میں کمیونسٹ پارٹی کی زبردست طاقت

رنگون ۵ دسمبر۔ برما کی کمیونسٹ پارٹی نے بہت طاقت حاصل کر لی ہے۔ اور ٹانگو۔ پیغانا اور پیمتھن اضلاع میں مقابلۃً حکومتیں قائم کر لی ہیں موجودہ حکومت کی پارٹی کا اثر کم ہو رہا ہے۔ اور ان کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ تاہم وہ امن و امان کو قائم رکھنے کے لئے انتھک کوشش کر رہی ہے۔ (ا۔پ)

حکومت کی طرف سے پناہ گزینوں کے لئے کپڑے کا انتظام

لاہور ۶ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ پناہ گزینوں کو حکومت نے ۴ گز فی کس کپڑا دینے کا انتظام کیا ہے۔ جو ۳۱ دسمبر سے قبل مل سکے گا۔ اس کے لئے مطبوعہ فارموں پر درخواست دی جائے۔ جو سول سپلائی کے دفتر واقع لال کوٹھی میلارام روڈ سے اور کارپوریشن کے تمام کونسلروں سے مل سکتے ہیں۔ اس کے بعد تمام ڈپوؤں سے کپڑا مل سکے گا۔ ا۔پ

عربوں اور یہودیوں کی چار روزہ لڑائی

بیت المقدس ۵ دسمبر۔ عربوں اور یہودیوں کی چار روزہ لڑائی میں اس وقت تک ۵۰ آدمی مر چکے ہیں۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔ اور ابھی حالات کے بہتر ہونے کی توقع نہیں۔ ا۔پ

پاکستان کی کیبنٹ میں توسیع اس سال کے اختتام سے پہلے ہو جائیگی

کراچی ۶ دسمبر۔ ایک بیان مظہر ہے کہ حکومت پاکستان کی موجودہ کیبنٹ میں توسیع ہونے والی ہے۔ اس وقت حکومت کے سات ممبر ہیں۔ اب امید ہے کہ نو ممبر کر دیئے جائینگے۔ وزیر اعظم ڈیفنس کا عہدہ کسی دوسرے کو دیدینگے اور اس طرح ممبروں میں عہدوں کے لحاظ سے بھی تبدیلی ہو گی۔ خیال ہے کہ نئے ممبر بنگال کی مسلم لیگ سے لئے جائیں گے اور یہ توسیع اس سال کے اختتام سے پہلے پہلے ہو جائیگی۔ ا۔پ

ہندوستانی فوج کے اسلحہ پر قبضہ

لاہور ۶ دسمبر۔ ایک اعلان مظہر ہے آزاد فوجیں جب فاتحانہ طور پر اکھنور شہر میں داخل ہوئیں تو انہیں ۱۰ مارٹر گنیں ۴۲ برین گنیں اور کئی سو رائفلیں اور بہت سا گن پوڈر ہاتھ لگا۔ ا۔پ

کشمیر کو کسی بیرونی مدد کی ضرورت نہیں

راولپنڈی ۶ دسمبر۔ کشمیر کے مسلم لیڈر میرواعظ یوسف شاہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کشمیر ایک زرخیز ملک ہے۔ اس میں کافی معدنی دولت موجود ہے اس لئے بغیر کسی بیرونی طاقت کے سہارے وہ ایک خوشحال حکومت قائم کر سکتا ہے میرواعظ نے یہ جواب شیخ عبداللہ کی اس تقریر کے جواب میں دیا۔ جس میں آپ نے کہا تھا کہ کشمیر کی اقتصادی ضروریات اسے مجبور کرتی ہیں۔ کہ وہ انڈین یونین میں شامل ہو جائے۔ ا۔پ

کارخانوں کی حدود میں عبادت کی ممانعت

کانپور ۵ دسمبر۔ مقامی کارخانوں کی حدود میں مذہبی عبادات دو ماہ کے لئے سٹی مجسٹریٹ نے بند کر دی ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسلمان ملازموں نے کارخانوں کی حدود میں نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔ اور ان کی دیکھا دیکھی دوسرے فرقوں کے لوگ بھی مذہبی عبادت کرنے لگے۔ اور اس طرح اندیشہ ہو گیا۔ کہ کہیں فساد نہ ہو جائے۔ اس لئے تمام فرقوں کے لئے کارخانے کی حدود میں عبادات بند کر دی گئی ہیں۔ ا۔پ

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

اگر پاکستان کو دکھ پہنچا تو سارا عالم اسلامی بیتاب ہو جائیگا۔ عنقریب پاکستان ایک عظیم الشان طاقت بن جائیگا! (مصری اخبار نویس)

مصر اور پاکستان ایک ہی جسم کے دو حصے ہیں ایک کی تکلیف دوسرے کو بھی بیتاب کر دیتی ہے

مصر کے مقتدر اخبار نویس کی تقریر

لاہور ۵ دسمبر۔ مسٹر محمد العلم ایڈیٹر روزنامہ "الاساس" قاہرہ (مصر) اندنوں پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ "الاساس" مصر کے موجودہ وزیر اعظم نقراشی پاشا کی پارٹی کا سرکاری آرگن ہے۔ مسٹر محمد العلم نے آج مسٹر اقبال شیدائی کنوینر اسلامک ورلڈ ایسوسی ایشن پاکستان کی معیت میں قصور میں مسلمان پناہ گزینوں کے کیمپ اور ہسپتال کا معائنہ کیا۔ آپ نے مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مصری عوام پاکستان کے حالات معلوم کرنے کے بہت مشتاق ہیں کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ مصر اور پاکستان ایک ہی جسم کے دو عضو ہیں۔ اور اگر ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو لازماً دوسرا عضو بھی بیتاب ہو جاتا ہے۔ آپ نے کہا مسلمانوں کو اپنے خدا پر جو یقین ہوتا ہے۔ وہی ماضی میں انہیں عظیم الشان فتوحات دیتا رہا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ یہی ایمان مستقبل میں پاکستان کو ایک عظیم الشان طاقت بنا دیگا۔

اکھنور میں داخل ہو کر آزاد فوج نے سب سے پہلے نماز شکرانہ ادا کی تین سو ہندوستانی سپاہی ہلاک ہو گئے

فتح اکھنور کی تفصیلات

پراکھلی ۶ دسمبر۔ کشمیر کی آزاد فوج نے اکھنور پر جو قبضہ کیا ہے آج اس کی کسی قدر تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آزاد فوج نے بدھ کے روز اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اور جمعہ کے دن وہ فاتحانہ طور پر شہر میں داخل ہو گئیں۔ اس موقعہ پر ہندوستانی فوج کے قریباً تین سو افراد ہلاک ہو گئے۔ اور بہت سے جنگی ہتھیار اور گولہ بارود آزاد فوج کے ہاتھ لگا۔ شہر میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ہماری فوج نے اپنے کمانڈر کی معیت میں نماز شکرانہ ادا کی۔ اس کے بعد شہر کا چکر لگا کر مقامی مسلمان باشندوں کے مالی اور جانی نقصان کی تحقیقات کی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ شہر کی ستر فیصدی مسلمان آبادی نہ تیغ ہو چکی تھی دو محلّے جلا دئے گئے تھے۔ اور بیشمار مسلمان عورتوں کو جبری اغوا کیا جا چکا تھا شہر کی غیر مسلم آبادی کا اکثر حصہ جموں جا چکا تھا۔

کراچی ۶ دسمبر۔ وزیر اعظم مغربی پنجاب افتخار حسین خان آف ممدوٹ اس ماہ کے دوسرے ہفتہ میں کراچی جائیں گے (ا۔پ)

عورتوں کے جبری اغوا اور جبری تبدیلیٔ مذہب کی وارداتوں پر غور و خوض

ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کی کانفرنس

لاہور ۶ دسمبر۔ آج صبح لاہور میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں پر مشتمل ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں دو سوالوں پر غور کیا گیا۔

اول:۔ جن عورتوں کو مشرقی اور مغربی پنجاب میں جبری طور پر اغوا کیا گیا ہے انہیں برآمد کرانے کے لئے کیا تدبیر اختیار کی جائے

دوم:۔ جبری طور پر مذہب تبدیل کرانے کی جو وارداتیں ہوئی ہیں انکے سلسلے میں کیا اقدام کیا جائے۔

پاکستان کے رکن مسٹر غضنفر علی خان نے کانفرنس کی صدارت کی۔

کراچی ۶ دسمبر۔ اخبار "ڈان" کے نامہ نگار مقیم لنڈن نے اطلاع دی ہے کہ پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن کو انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی لنڈن نے اپنا ممبر تسلیم کر لیا ہے۔ (ا۔پ)

سعودی حکومت کا احتجاج

قاہرہ ۵ دسمبر۔ سلطان ابن سعود نے اپنے لڑکے امیر فیصل اور وزیر خارجہ کو نیویارک سے واپس بلا لیا ہے۔ وہ وہاں پر مجلس اقوام میں شرکت کر رہے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ قدم مجلس کے تقسیم فلسطین کے فیصلے کے خلاف پورا احتجاج اٹھایا گیا ہے۔ (رائٹر)

کانپور ۶ دسمبر۔ چینی کے کارخانے نے چینی پر سے کنٹرول ہٹ جانے کی وجہ سے نو لاکھ بوریاں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور ۵ دسمبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے کاغذ کی قیمت میں ۶ پائی فی پونڈ کا اضافہ منظور کر لیا ہے۔ (ا۔پ)

ایرانی وزرا مستعفی ہو گئے

طہران۔ ایرانی وزیر اعظم نے رائٹر کے نامہ نگار کو بتایا کہ تینوں وزراء نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایوان میں مجھے اکثریت حاصل ہے اور نیز قوم کو میری ضرورت ہے۔ اس لئے میں استعفاء نہیں دونگا۔ اگر عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا گیا تو اور بات ہے۔ (رائٹر)

لاہور ۶ دسمبر۔ مغربی پنجاب کے پبلک انسٹرکشن ڈائرکٹر نے تمام تعلیمی اداروں سے پناہ گزینوں کی مدد کے لئے اپیل کی تھی۔ چنانچہ اسکے نتیجہ میں مبلغ ایک لاکھ روپیہ کی پہلی قسط قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دی جا چکی ہے۔ (ا۔پ)

کیا حضور نظام پر حملہ کے پس منظر ایک گہری سازش کارفرما تھی؟

حیدر آباد ۶ دسمبر۔ حضور نظام پر جو قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے پس پردہ ایک گہری سازش کارفرما ہے۔ جو ایک عرصہ سے کی جا رہی تھی۔ آج سے تین ماہ قبل یکم ستمبر کو پولیس نے ایک خفیہ بم فیکٹری کا پتہ لگایا تھا جو حیدر آباد شہر سے پندرہ میل کے فاصلہ پر واقع تھی۔ اس وقت سے پولیس کے ذمہ دار حکام نے حضور نظام کی حفاظت کے لئے مزید انتظامات شروع کر دئے تھے۔ حیدر آباد کی ہاسٹیل کارپوریشن نے ایک غیر معمولی اجلاس میں حضور نظام پر حملہ کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور بطور شکرانہ دس ہزار روپے کی رقم تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔ (ا۔پ)

حیدر آباد سٹیٹس کانگرس حکومت نظام سے تعاون نہیں کرے گی

مدراس ۵ دسمبر۔ آج یہاں پر ریاست حیدر آباد کی کانگرس کی مجلس عاملہ کا جلسہ ہوا جس کے صدر سوامی راما نند تیرتھا تھے حکومت نظام سے گفت و شنید پر غور ہوا۔ کمیٹی نے متفقہ طور پر پاس کیا ہے۔ کہ جب تک حکومت نظام ریاست میں جمہوری حکومت کے قیام کا اعلان نہیں کرتی اور نیز ڈومینین میں شامل ہونے کا فیصلہ رائے عامہ کے ساتھ مشروط نہیں کرتی اس وقت تک کانگرس اس حکومت سے کسی قسم کا تعاون نہیں کریگی اور نہ ہی کسی قسم کی بات چیت کریگی۔ سوامی صاحب کل دہلی جا رہے ہیں جہاں پر وہ کانگرس کے ہائی کمانڈ سے مشورہ کریں گے۔ (ا۔پ)

کلکتہ میں بم پھٹ گیا

کل شام سیکرٹریٹ کے دفتر کے سامنے ایک دیسی ساخت کا بم پھٹ گیا۔ ایک چپڑی والا اس کا زخمی ہو گیا۔ اس نے بتایا۔ کہ ایک عجیب چیز دفتر کے گیٹ میں پڑی تھی۔ میں نے اسے ہاتھ لگایا تو وہ پھٹ گئی۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔ (ا۔پ)

سپورٹس فیڈریشن کا قیام

کراچی ۶ دسمبر۔ مشرقی پاکستان سپورٹس فیڈریشن قائم ہو گئی ہے۔ جس کا مرکز ڈھاکا میں ہے۔ وزیر اعظم مشرقی بنگال اس کے مربی ہیں۔ فیڈریشن نے اس پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن سے الحاق کی درخواست ہے۔

موجودہ بے چینی آزادی کو ختم کر دیگی

کلکتہ ۶ دسمبر۔ گورنر مغربی بنگال مسٹر راجپال اچاریہ نے ایک تقریر میں اس امید کا اظہار کیا کہ لوگ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو امن قائم کرنے میں مدد دیں گے۔ آپنے کہا کہ آجکل ہر جگہ بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور بے چینی کئی قسم کی ہے اگر اسکو دور نہ کیا گیا تو پھر آزادی کا خاتمہ ہو جائیگا۔ آپنے کہا کہ آجکل کئی قسم کی تحریکات رائج ہیں لیکن اگر انسان اپنے اوپر قابو رکھے اور نوجوانوں کو مشقت کی عادت ہو تو پھر وہ دنیا کی تمام مشکلات کو برداشت کر سکتے ہیں۔ آپنے موجودہ ہڑتالوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسکی اجازت دیدی گئی تو پھر ہندوستان کی تعمیر نو کی تمام امیدوں پر پانی پھر جائیگا آپنے مزید فرمایا کہ یو۔پی، سی۔پی اور دہلی میں حکومتیں ایسی ۔۔ت پر پابندیاں لگانے پر مجبور ہو گئی ہیں۔ اور اچھی اور ۔۔۔ حکومت چلانے کیلئے لوگوں کی آزادی کو ایک حد تک سلب کرنا ہی پڑیگا۔ (ا۔پ)

نہ نومن تیل ہوگا نہ . . . .

ایک سہ روزہ لوکل اخبار کے مدیر صاحب اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں:۔

"کیا عجیب ... حال تھا کہ ایک طرف دعوت حق کے چند ... اور افہام و تفہیم کی فضا کے ضرورت مند تھے۔ دوسری طرف پوری قوم منافرت و مخاصمت کی ... پیدا کئے چلی جارہی تھی۔ . . . . . .

چنانچہ ادھر تو غیر مسلموں کو اسلام کے مطالعہ و تحقیق کی دعوت دی جارہی تھی۔ اور ادھر مسلم قوم عہدوں ملازمتوں اور دوسرے سیاسی حقوق کے لئے ان سے برسر پیکار تھی۔ ادھر سے تو یہ سعی ہو رہی تھی۔ کہ وہ لوگ ہم سے قریب ہوں۔ ہماری بات سنیں۔ ہمارے پیغام پر غور کریں ہمارے اصولوں کا مطالعہ کریں۔ ہماری تاریخ سے استفادہ کریں۔ ہمارے نبی کی سیرت کو پڑھیں۔ ہماری دینی کتابوں سے دلچسپی لیں۔ اور ادھر ہمارے برادران ملت ان کے لیڈروں پر لے دے کر رہے تھے۔ دلآزار قوم پرستانہ نعرے لگا رہے تھے۔ ایک دوسرے کو دور دھکیلنے والی تحریریں نشر کر رہے تھے۔ اشتعال انگیز جلوس نکال رہے تھے۔ چڑ پیدا کرنے والے جلسے کر رہے تھے۔ اور دنیا جہان کی ہر وہ کارروائی انجام دے رہے تھے۔ جو دو قوموں میں تعصب و منافرت کی سنگین دیواریں تعمیر کر سکیں۔ . . . . . ہم اپنی قوم سے خدا کا واسطہ دلا دلا کر مسلسل یہ اپیل کر رہے تھے۔ کہ اسلام کی خاطر تم اس قومی جنگ کو روک دو۔ ورنہ غیر مسلم طبقہ میں دعوت حق کا نفوذ قطعاً غیر ممکن ہو جائیگا لیکن ہماری قوم نے اپنے قومی مفاد کو تحریک اسلامی پر قربان کرنے کی جگہ تحریک اسلامی کو قومی مفاد پر قربان کر دینا گوارا کرلیا۔ اور تن من دھن سے منافرت پرور سیاست کی اسی راہ پر چل کھڑی ہوئی جس پر ان کے غیر مسلم چل رہے تھے۔ آخر کار اس سیاست کو تقسیم و تفریق کے جس نتیجے پر پہنچنا تھا وہ رونما ہوا۔ اور مشرقی پنجاب میں اس نے معاً ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ داعیان حق کیلئے حق کو پھیلانے کے دروازے یکسر مقفل ہو کے رہ گئے۔ . . . .

لیکن اب جو حالات پیش آئے ہیں۔ ان میں ہمیں افسوس اسی بات کا ہے۔ کہ نہ ہم اپنا اجتماعی وجود الگ مشخص کر سکے۔ نہ ہماری دعوت غیر مسلموں میں نفوذ کر کے ان کے سلیم الفطرت افراد کو چھانٹ سکی۔ نہ مخالفین کی مخالفت ہماری دعوت کی بنیاد پر شروع ہوئی۔ بلکہ بیچ میں مسلمانوں کی قوم پرستانہ سیاست کے کود پڑنے سے بالکل غیر فطری طور پر ہجرت کا موسم قبل از وقت نمودار ہوگیا۔"

معاصر مذکور نے مشرقی پنجاب سے اپنی جبری ہجرت کے متعلق بطور اعتذار یہ الفاظ پیش کئے ہیں۔ اس کی ساری ذمہ داری آپ نے قوم کی اس جدوجہد پر ڈال دی ہے۔ جو اس کو اپنی رہی سہی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے کرنی پڑی۔ اور جس کے نتیجہ میں پاکستان کا قیام معرض وجود میں آیا۔ آپ نے اپنی بریت ثابت کرنے کے لئے جوش میں ان ناگزیر حالات کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں کو وہ لائحہ عمل اختیار کرنا پڑا۔ جس کے آپ شاکی نظر آتے ہیں۔ بے شک مسلمانوں سے اس دوران میں بڑی بڑی غلطیاں بھی سرزد ہوئی ہیں۔ لیکن واقعات نے جو روش اختیار کر لی تھی۔ وہ ایسی تھی۔ کہ ہندوستان کے مسلمان اس کے سوا اور کچھ کر نہیں سکتے تھے۔

ہم خود تقسیم ہندوستان کو پسند نہیں کرتے بلکہ کوئی مسلمان یہاں تک کہ خود مسٹر جناح بھی یقیناً تقسیم ہندوستان کو اصولاً درست نہیں سمجھتے ہونگے پاکستان اگر بنا ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ مسلمان کسی غیر مسلم سے ملکر رہ نہیں سکتا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دوسری قوم زبان سے خواہ کچھ کہتی ہو۔ عملاً وہ ہندوستان سے اسلام کا نام و نشان مٹانے کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کر رہی ہے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ موجودہ مسلمان کی بیماری ہی یہ ہے۔ کہ اس نے اسلام کے اصولوں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اس کا واحد علاج یہ ہے کہ مسلمان اپنا رشتہ از سر نو قرآن کریم سے جوڑ لے۔ اتنی بات تو ہر مسلمان جانتا ہے۔ سوال تو عمل کا ہے کہ ایسے مریض کا علاج کس طرح کیا جائے اگر طبیب بیمار کے پاس بھی پھٹکنا اپنی ہتک خیال کرے۔ اس کو چھونا اپنے لئے مضر سمجھے۔ تو وہ بیمار کا علاج کس طرح کر سکتا ہے۔

بے شک مسلمان اس وقت ایک پرانے مریض کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور مرض نے ان کو نہائت کمزور کر دیا ہوا ہے۔ لیکن حاذق طبیب محض طعن و تعریض سے مریض کو یکدم اچھا نہیں کر سکتا۔ ایسے مریض کے علاج کے لئے نہائت ہمدرد اور بردبار طبیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو مریض کے مزاج کے مطابق اور اس کی حالت کمزوری کے پیش نظر دوا تجویز کرتا ہے۔ لیکن جو طبیب عملاً تو بیمار کے علاج میں کوئی حصہ نہ لے اور دور کھڑے ہو کر اپنے اکسیر اعظم اس کو دکھاتا رہے۔ اگر مریض اچھا نہ ہو تو طبیب کو جائز نہیں۔ کہ وہ مریض پر تیر ملامت کی بوچھاڑ کرنا شروع کر دے۔ اور اس طرح اپنی کوتاہیوں کی پردہ پوشی کرے۔

ہم نیچے لکھنؤ کے اخبار حقیقت سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ معاصر مذکور بتائیں کہ "حقیقت" کے خیالات اور آپ کے خیالات میں کیا فرق ہے۔ دونوں اپنے آپ کو راستی پر سمجھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی اور اپنی مصائب کا ذمہ دار پاکستان کو خیال فرماتے ہیں۔ اقتباس ملاحظہ ہو۔

"ایک مسلم لیگی اخبار نے لکھا ہے کہ اس میں کوئی ... ہے۔ اور پریشانی کی بات ہے۔ کہ قوم پرور مسلمان اور لیگی مسلمان دونوں ملکر ایک ہی پلیٹ فارم پر ... کریں ہم یہ سوال ایسی سادگی اور آسانی سے کیا جاتا ہے۔ کہ گویا اس میں ذرا بھی مشکل کوئی بات نہیں ہے۔ حالانکہ دونوں کا مقصد ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہے۔ اور ظاہر ہے کہ قوم پرور مسلمانوں کا مقصد متحدہ ہندوستان پہلے بھی تھا۔ اور آج بھی ہے۔ وہ دونوں قوموں کے نظریہ کو بھی نہیں مان سکتے۔ تمام مصیبتوں کا سبب وہ پاکستان ہی کو سمجھتے ہیں۔ برخلاف ازیں مسلم لیگی حضرات کا مقصد پاکستان کو مستقل اور طاقتور بنانا اور دو قوموں کے نظریہ پر آج بھی ان کا ایمان ہے ظاہر ہے۔ کہ ایسی حالت میں ایک ہی پلیٹ فارم پر دو مختلف الخیال اور متضاد مقصد رکھنے والے کیونکر جمع ہو سکتے ہیں۔ اگر مسلم لیگی اس کے لئے تیار ہیں۔ کہ وہ مسٹر جناح کا دامن چھوڑ دیں۔ اور متحدہ ہندوستان کے لئے قوم پرور مسلمانوں کے دوش بدوش جدوجہد کریں۔ تب تو اتحاد ہو سکتا ہے۔ ورنہ اور کسی بنیاد پر بھی نہ پہلے اتحاد ہوا ہے۔ اور نہ اب ممکن ہے۔"

اس کے بعد ہم اسی اخبار "حقیقت" سے ایک اور نوٹ نقل کرتے ہیں فھو ھذا

"ہم نے سنا ہے کہ انڈین میڈیسن بورڈ کے صدر صاحب نے طب یونانی کے امدادی سکولوں کے منتظمین کے نام ایک سرکلر بھیجا ہے۔ جس میں انہیں یہ ہدایت کی ہے کہ وہ طلبا کو ہندی میں طب پڑھائیں۔ اور ہندی میں نسخہ نویسی سکھائیں۔ اگر ہماری اطلاع صحیح ہے تو اس سے بڑھ کر تعصب کی کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ آج سے تین ماہ قبل تک صوبہ کی سرکاری زبان انگریزی تھی مگر ایسا کبھی نہیں کیا گیا۔ کہ طب یونانی کی درسگاہوں کو انگریزی یا لاطینی حروف میں طب کا کورس پڑھائے۔ اور انگریزی میں نسخہ نویسی کی ہدایت کی گئی ہو۔ اگر صدر انڈین میڈیسن بورڈ نے اس قسم کا سرکلر واقعی گورنمنٹ کی حسب ہدایت جاری کیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ لکھنؤ میڈیکل کالج اور آگرہ میڈیکل کالج میں ڈاکٹری تعلیم بھی ہندی زبان اور دیوناگری رسم الخط میں نہ دی جائے چند روز بعد شاید عربی کے امدادی مدارس کے لئے بھی یہ احکام جاری ہونگے۔ کہ وہاں عربی و فارسی کی تعلیم بھی ہندی میں دی جایا کرے۔ دیکھنا ہے کہ ہندی کا یہ طوفان بے تمیزی کس منزل پر جا کر دم لیتا ہے۔"

اس نوٹ میں پاکستان کے قیام کی جو سب سے نمایاں وجہ ہے وہ موجود ہے۔ فرمایئے جب ایک قوم دوسری قوم کا نام و نشان مٹانے کے لئے دقیقہ فروگزاشت نہ کرتی ہو۔ یہاں تک کہ طب یونانی ... اساتذہ کو عربی اور فارسی اور اردو کی بجائے ہندی میں علم طب ... کرنے کا حکم دے سکتی ہو۔ اس قوم کے ساتھ مسلمان ... گزارا ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس قوم کو ہر طرح طاقت حاصل ہو کہ جو چاہے بہ جبر منا سکتی ہو۔ انگریزوں کے چلے جانے سے اگر تمام ہندوستان میں ایک ہی متحدہ حکومت ہوتی۔ تو یہ وہ اکثریت جس کا رجحان طبع اوپر کے حکم سے عیاں ہوتا ہے اس علاقے میں بھی جو پاکستان کے نام سے علیحدہ ہوگیا ہے وہی مظالم نہ توڑتی جو مشرقی پنجاب اور یو۔ پی میں مسلمانوں پر توڑے گئے ہیں؟

اس وقت قوم کی بیماری اس حد تک پہنچ چکی ہوئی ہے کہ اسکو ایسے طبیب کی ضرورت ہے جو اس کے دکھ درد میں شامل ہو کر نہائت ہمدردی کے ساتھ اس کا علاج کرے۔ اور ان تکالیف کو خوشی سے برداشت کرے۔ جو مریض کی انتہائی بری حالت کی وجہ سے اس کو برداشت کرنی پڑیں۔

اس وقت اسلام کی کشتی بھنور میں پھنسی ہوئی ہے۔ اسلام کی نہ سہی اس قوم کی کشتی ہی سہی جو مسلمان کہلاتی ہے۔ اور دشمن امواج محض اس کے نام کی وجہ سے اس کو نگل جانے پر تلی ہوئی ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ ہم اپنی برتری کے جبہ کو اتار دیں اور سب کے سب ملکر اس شکستہ کشتی کو کسی کنارے پر لگانے کی کوشش کریں۔ جس میں ہم سب سوار ہیں۔ خواہ ہم بڑے نادان ہیں۔ یا بڑے دانا اگر کشتی ڈوبی تو سب کو ساتھ لے کر ڈوبے گی۔ ہمیں جوں توں کر کے سب کو ملکر اسے کسی محفوظ ... پہنچانا ہے۔

اور بعد میں اس کی مضبوطی اس کے زیادہ سے زیادہ کارآمد ہونے کے متعلق سوچتا ہے۔ لیکن اگر ہم یہ وقت ایک دوسرے کو بھلا بُرا کہنے میں ضائع کر دینگے۔ تو پھر نہ رہے گا بانس اور نہ بجیگی بانسری والا معاملہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب رہا ہو۔ اور ہم کنارے پر کھڑے اسکو ملامت شروع کر دیں۔ کہ تم نے تیرنا کیوں نہ سیکھا یا کشتی کیوں نہ لی۔ یہ کیوں نہ کیا۔ وہ کیوں نہ کیا تو ایسی صورت میں خواہ خود ہم کتنے بھی عدیم المثال تیراک کیوں نہ ہوں۔ اور خواہ کتنے ہی اعلیٰ سے اعلیٰ طریقے ڈوبنے سے بچنے کے لئے جانتے ہوں۔ اگر ہم دریا میں کُود کر ڈوبنے والے کی جان نہیں بچائیں گے۔ تو ہمارا دریائی علم کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ بلکہ اس سے تو یہ ڈر ہے کہ ڈوبنے والا ہمارے طعن و تشنیع سے اور بھی گھبرا جائے۔ اور نہ بھی ڈوبتا ہو۔ تو ضرور ڈوب جائے۔ اگر ہمارے دل میں واقعی اس کو بچانے کا صحیح جذبہ موجود ہے۔ اور ہم تیرنا جانتے ہیں تو ہمیں چاہیئے۔ کہ آپ بھی جھٹ دریا کی موجوں میں کُود پڑیں۔ اور ڈوبنے والے کی طرح ان کے تھپیڑے کھائیں۔ ان کا مقابلہ کریں۔ اور اس غریب کو باہر لانے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر ہم یہ خیال کرنے لگیں۔ کہ ہم دریا میں کُودے تو ہمارے کپڑے بھیگ جائینگے۔ اور ہمیں موجوں سے نبرد آزما ہونا پڑے گا۔ تو اس غریب کی کوئی مدد نہیں کر سکیں گے۔ . . . . جو لوگ عملاً کچھ کرتے ہیں۔ ان کو یہ کہہ کر مورد الزام ٹھیرانا کہ وہ باطل کے طریقوں کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح ہے جسطرح کسی ڈوبنے والے کو بچانے والے پر یہ آوازے کسے جائیں کہ "لو وہ بھی اسی بھنور میں جا رہا ہے جسمیں ڈوبنے والا پھنسا پڑا ہے۔" سوچنے کا مقام ہے۔ کہ اگر بچانے والا بھنور میں نہیں جائے گا۔ تو ڈوبنے والے کو بھنور سے نکالیگا کسی طرح!

افسوس ہے۔ کہ ہمارے مصلح نہ تو مرض کی صحیح تشخیص کرنا جانتے ہیں۔ اور نہ علاج کے مناسب حال طریقوں پر حاوی ہونا چاہتے ہیں

سکندرآباد کے وعدوں کی فہرست

بڑی جماعتوں میں سے سب سے پہلے سکندرآباد دکن کی جماعت کی مکمل فہرست جو ۱۳/ ۳۶۲۸ جو دسویں سال کی اور ۸/ ۳۶۳ دفتر دوم کے سال چہارم کی ہے آج حضرت حضور پیش ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ بڑی اور چھوٹی جماعتیں اور براہ راست افراد فوری توجہ فرماویں۔

وکیل المال تحریک جدید

کیا ہم پھر قادیان واپس جائینگے؟

یہ سوال یقیناً اہم ہے۔ مگر اپنی توجہ کو مرکزی نقطہ پر جمانے کی کوشش کرو

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے قلم سے)

کئی دوست مجھ سے پوچھتے رہتے ہیں۔ کہ کیا ہم پھر قادیان واپس جائینگے؟ اس کا حقیقی جواب تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ جو سب غیبوں کا مالک اور سب مخفی حقیقتوں کا محافظ ہے۔ لیکن بعض باتوں کا علم اس نے خود اپنے بندوں کو دے رکھا ہوتا ہے۔ اور بعض باتوں کے متعلق اس نے ایسے اصول مقرر کر رکھے ہیں۔ جن سے سمجھ دار لوگ قیاس کر کے قریباً قریباً صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔

سوال مندرجہ عنوان ایسے سوالوں میں سے ہے۔ جن کے لئے قُدرت نے دونوں قسم کے رستے کھولے ہوئے ہیں۔ یعنی اوّل تو اُن مکاشفات کے ذریعہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے۔ ہمیں خُدا کے فضل سے اس بات کا قطعی علم حاصل ہے۔ کہ آیا موجودہ امتحان اور ابتلا کے بعد جماعت احمدیہ کے لئے قادیان میں واپس جانے اور پہلے کی طرح اسے مرکز بنا کر آباد ہونے کا رستہ کھُلا ہے یا نہیں۔ اور دوسرے قیاس اور اجتہاد کے میدان میں بھی ہمارے لئے اس علم کا دروازہ کھُلا رکھا گیا ہے۔ کہ ہم اپنے مرکز میں پھر واپس جا سکینگے یا نہیں۔

جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کشوف کا تعلق ہے۔ میں اس کے متعلق انشاء اللہ ایک علیحدہ مضمون میں دوستوں کے سامنے حقیقتِ حال رکھنے کی کوشش کروں گا۔ اور بتاؤنگا کہ کس طرح خُدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر نے جماعت احمدیہ کے قادیان سے آنے اور پھر دوبارہ قادیان میں واپس جا کر آباد ہونے کو ہمیشہ سے ایک قطعی تقدیر کی صورت میں مقدر کر رکھا ہے۔ یعنی ہمارا وہاں سے آنا بھی ایک خُدائی تقدیر تھی۔ اور وہاں واپس جانا بھی ایک اٹل خُدائی تقدیر ہے۔ جسے دُنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ کیونکہ ع

"تغافلے ز پئے امتحان است ایں بہر حالت شود پیدا"

اب رہا قیاس اور اجتہاد کا سوال۔ سو اِس میدان میں قدم رکھنے سے پیشتر سب سے پہلے اِس اصولی بات کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ کہ خدائی سلسلوں میں مرکز کا سوال ایک محض ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ اصل چیز جو ہر الٰہی سلسلے کی بنیاد ہوتی ہے۔ وہ اُس پیغام سے تعلق رکھتی ہے جو ایک مامور من اللہ کے ذریعہ دُنیا کو پہنچایا جاتا ہے۔ بیشک ہر جماعت کی ترقی اور تنظیم کے لئے کسی نہ کسی مرکز کا ہونا ضروری ہے۔ مگر یہ سوال کہ یہ مرکز اِس مُلک میں ہو یا کہ اُس مُلک میں۔ یا اِس بستی میں ہو یا کہ اُس بستی میں ایک محض ثانوی سوال ہے۔ جسے کسی الٰہی سلسلے کے بنیادی امور سے تعلق نہیں۔ جیسا کہ سب دوست جانتے ہیں۔ احمدیت کا پیغام تجدید اسلام اور خدمتِ اسلام کے کام میں مرکوز ہے۔ اور یہ بات خدا کی اٹل تقدیروں میں شامل ہے۔ کہ وہ اِس زمانے میں احمدیت کے ذریعے اسلام کو دوبارہ تروتازہ کر کے دُنیا میں غالب کرے گا۔ اور ہر دوسرے مذہب پر اس کے غلبے کو ایسا نمایاں کر دے گا کہ کسی شخص کے لئے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہے گی۔ مگر یہ بات کہ اِس غلبے کے حصول کیلئے کون سا مرکز مقدر ہے۔ یا یہ کہ اس کیلئے ایک ہی مرکز مقدر ہے۔ یا کہ یکے بعد دیگرے کئی مرکز مقدر ہیں۔ یہ ایک بالکل دوسری بات ہے۔ جسے سلسلے کے بنیادی اُصول سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم خواہ قادیان کے مرکز میں رہ کر خدمتِ اسلام کا فرض بجا لاتے ہیں یا کہ مغربی پنجاب کے کسی مقام پر مرکز بنا کر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں یا کہ ہندوستان سے بھی باہر مشرقِ وسطیٰ میں کسی جگہ اپنا مرکز بنا کر سلسلے کے بنیادی مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ ہم بہرحال اِن سب صورتوں میں احمدیت کے قیام کی غرض و غائیت کو پورا کرنے والے ہیں۔ اور خواہ قادیان سے باہر ہونا ہمارے لئے جذباتی لحاظ سے کتنا ہی دُکھ کا موجب ہو۔ اگر احمدیت اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے تو احمدیت بہرحال سچی ہے۔ اور اُسے لانے والا خُدا کا برگزیدہ مامور و مرسل۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دُنیا میں خُدا کی قائم کی ہوئی جماعتوں کے لئے ہجرت کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اکثر انبیاء کو کسی نہ کسی جہت سے ہجرت پیش آئی ہے۔ جن میں سے بعض کو تو عارضی ہجرت پیش آئی۔ اور بعض کو دائمی۔ لیکن چونکہ اُن کا خُدا دادمشن باوجود ہزاروں مُشکلات کے کامیاب ہوا۔ اسلئے کسی عقلمند شخص نے انبیاء یا ان کی جماعتوں کی ہجرت کو قابل اعتراض نہیں سمجھا۔ حضرت آدم نے اپنے وطن سے ہجرت کی اور لوگوں کے معروف عقیدے کے مطابق "جنّت" سے نکالے گئے۔ مگر چونکہ سچی توبہ کے ساتھ خُدا کی طرف جُھکے۔ اسلئے بالآخر اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ اور خدا نے یہ تقدیر دُنیا کے تقدیر نامے میں ہمیشہ کے لئے لکھ دی۔ کہ کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا و رسلی یعنی خدا تعالےٰ نے ہمیشہ کیلئے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ شیطانی طاقتوں کے مقابلے پر خدا اور اُس کے رسولوں کی طاقتیں لازماً غالب ہوا کرینگی۔ اسیطرح حضرت نوح کو بھی طوفان کے وقت میں ایک قسم کی ہجرت پیش آئی۔ اور حضرت ابراہیم کو بھی اپنا مالوف وطن چھوڑ کر دوسرے وطن میں جانا پڑا۔ اور حضرت موسیٰ کے تو گویا مشن کا ہی یہ حِصّہ تھا۔ کہ وہ اپنی قوم کو ہجرت کرا کے ارضِ مقدس کیطرف لے آئیں۔ اسیطرح ہمارے عقیدے کے مطابق حضرت مسیح ناصری کو بھی صلیب کے واقعہ کے بعد ہزاروں میل کا سفر اختیار کر کے کشمیر میں آنا پڑا۔ اور بالآخر نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت تو ایک ایسا واقعہ ہے۔ جسے مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے حتیّٰ کہ اُسی پر اسلامی سنہ کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔ مگر کون ہے جو اِن نبیوں کے مشنوں کو ناکام کہہ سکتا ہے۔ یا ہجرت کی وجہ سے ان کیخلاف زبانِ طعن دراز کر سکتا ہے۔ حق یہی ہے۔ کہ ہر الٰہی سلسلے کا مرکزی نقطہ اور بنیادی اینٹ اس کی وہ تعلیم ہے۔ جسے لیکر وہ دُنیا میں آتا ہے۔ اگر یہ تعلیم کامیاب اور غالب ہو جاتی ہے تو ایک ہی مرکز پر قائم رہنے یا کئی مرکزوں میں تبدیل ہونے کا سوال ایک محض ثانوی سوال ہے اور کسی عقلمند کو اِس سوال میں اُلجھ کر حقیقت کی طرف سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ میں تو اپنے دوستوں سے یہاں تک کہونگا۔ کہ اگر کسی احمدی کے دِل میں قادیان کی جُدائی کا خیال جذباتی رنگ میں اتنا غلبہ پائے ہوئے ہے کہ وہ اُس کے لئے خدمتِ اسلام اور تحریکِ احمدیت کے کامیاب بنانے کے رستہ میں روک بن رہا ہے۔ تو اُسے چاہیئے کہ قادیان کا خیال اپنے دل سے اس طرح نکال دے۔ جس طرح ایک راہ گیر اپنے پاؤں کا کانٹا نکال کر پھینک دیتا ہے۔ کیونکہ بہرحال قادیان ایک جسم ہے اور جسم کے لئے کسی صورت میں روح کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔

نعوذ باللہ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ قادیان کی مُحبّت اور اُسکی کشش اور اُسکے احترام کے جذبہ کو صدمہ پہنچاؤں۔ یہ جذبہ ایک مقدس امانت ہے۔ اور اسے قائم رکھنا ایک مقدس فرض۔ لیکن اگر کسی شخص کے دِل میں یہی جذبہ حد اعتدال سے گذر کر ایک مقدس ترامانت اور مقدس تر فریضہ کیساتھ ٹکرانے لگتا ہے تو پھر عقلمند انسان کا رستہ صاف ہے اور ایک لمحہ کیلئے بھی تامّل کی گنجائش نہیں۔ ہمارے دین کا مرکزی نقطہ خدا کی ذات پر ایمان لانا ہے اور دوسرے نمبر پر خُدا کے منشاء اور رضا کو معلوم کرنا اور اُسے پورا کرنا ہے اسکے بعد ہر چیز حقیقۃً ثانوی ہے

جو انہی دو نقطوں کے اردگرد گھومتی اور انہی سے نکلی ہوئی ہے۔ اسی واسطے ہم دیکھتے ہیں۔ اور یہ نظارہ کیا ہی عجیب و غریب نظارہ ہے۔ کہ جب مکہ کا قیام خدا کے منشاء کی تکمیل کے ساتھ ٹکرانے لگا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو چھوڑ دیا مگر اپنے مقدس مشن کا دامن نہ چھوڑا۔ کیونکہ آپ جانتے تھے۔ کہ مکہ کے شہر سے آپ کے خدا داد مشن کی قیمت کہیں زیادہ ہے۔ اور جب احد کے میدان میں ایک صحابی عورت کا خاوند اور بیٹا دونوں مارے گئے۔ تو باوجود اسکے اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی کی خبر پا کر شکر کا سجدہ کیا کیونکہ وہ جانتی تھی۔ کہ مومنوں کی جانوں سے آنحضرت صلعم کی جان کی قیمت کہیں زیادہ ہے۔ اور پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر بعض صحابہ متزلزل ہونے لگے۔ تو حضرت ابوبکر نے کس جلال کے ساتھ فرمایا کہ من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت یعنی مسلمانو! ہوشیار ہو کر سُن لو۔ کہ جو شخص تم میں سے محمد صلعم کو پوجتا تھا۔ تو وہ جان لے۔ کہ محمد صلعم فوت ہو گئے ہیں مگر جو شخص خدا کو پوجتا تھا اُسے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ اسلام کا خدا زندہ ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔

پس خواہ قادیان کی بستی ہمیں کتنی ہی پیاری ہو۔ اور خدا جانتا ہے۔ کہ وہ ہر سچے احمدی کو کیسی پیاری ہے مگر بہرحال وہ ایک درخت کی شاخ ہے جڑھ نہیں ہے۔ اور زندگی کا قیام جڑھ پر ہوتا ہے نہ کہ شاخ پر۔ پس جن دوستوں کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم پھر قادیان واپس جائیں گے یا نہیں انہیں میری پہلی نصیحت یہ ہے۔ کہ اس خیال کو اپنے دل و دماغ پر اتنا غالب نہ ہونے دو۔ کہ اس کی وجہ سے اس فرض منصبی کی ادائیگی میں خلل پیدا ہونے لگے جو احمدیت نے تم پر عائد کیا ہے۔ یہ فرض ہر دوسرے خیال پر مقدم ہے۔ اور ہر دوسرے سوال پر غالب اور فائق۔ اگر تم جڑھ کو محفوظ رکھو گے تو شاخ بہرحال زندہ رہے گی۔ اور کوئی شخص اسے تم سے چھین نہیں سکتا۔ سوائے اس کے کہ خدائی تقدیر اسے کسی مصلحت سے خود الگ کرنا چاہے لیکن اگر تم نے جڑھ کی طرف سے غفلت برتی۔ اور صرف شاخ کی طرف دھیان رکھا۔ تو پھر یاد رکھو۔ کہ شاخ بھی سوکھے گی اور جڑھ بھی اور تمہیں دونوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تم سے ہو سکے۔ تو قادیان کی جدائی کے صدمہ کو اپنے لئے بجلی کی ایک زبردست طاقت میں منتقل کرنے کی کوشش کرو۔ اور پھر اس طاقت سے احمدیت اور اسلام کو بھی کامیاب سوز اور قادیان کو بھی دوبارہ واپس حاصل کرو۔ خدا کی ازلی حکمت نے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے۔ کہ بسا اوقات قومی صدمے زبردست پاور سٹیشنوں میں منتقل کئے جا سکتے ہیں

جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ میں انشاء اللہ اس موضوع پر ایک علیحدہ مضمون لکھوں گا۔ کہ قادیان سے باہر آنے اور پھر واپس قادیان جانے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کشوف میں کیا کیا اشارے پائے جاتے ہیں۔ مگر فی الحال اپنے موجودہ مضمون کے آخر میں صرف اس قدر ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ چونکہ یہ ایک بڑا بھاری اور بڑا وسیع انقلاب ہے۔ اس لئے لازماً حالات کی اصلاح میں کچھ وقت لگے گا۔ چنانچہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک رویا میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”میں کسی اور جگہ ہوں۔ اور قادیان کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں کسی نے کہا۔ راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحر ذخار چل رہا ہے میں نے دیکھا۔ کہ واقع میں کوئی دریا نہیں۔ بلکہ ایک بڑا سمندر ہے۔ جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی رستہ نہیں۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔“

(تذکرہ زیر تاریخ ۲۳ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

یہ رویا حضرت مسیح موعود کے الہام یاتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ یعنی تجھ پر موسیٰ کی طرح کا ایک زمانہ آئے گا۔ جنہیں اپنے وطن سے ہجرت کرنی پڑی تھی لیکن ساتھ جوڑ کر ایک دو دن کے فاصلہ پر دکھائی گئی تھی۔ اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ واپسی میں ابھی بعض مشکلات حائل ہیں۔ اور کم از کم واپسی کی ایک کوشش بے نتیجہ ہو کر رہ گئی مقدر ہے۔ جو اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی بھی ضرور ہو گی۔ جیسا ”ابھی“ کے لفظ میں صریح اشارہ پایا جاتا ہے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ایک رویا سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ روک خواہ کتنی ہی بھاری ہے۔ انشاء اللہ زیادہ لمبی نہیں چلے گی۔ کیونکہ چند ماہ کا عرصہ ہوا آپ نے یہ رویا بیان کیا تھا۔ کہ مسٹر گاندھی آئے ہیں اور وہ میرے ساتھ لیٹنے پر اصرار کرتے ہیں۔ مگر میری طبیعت اس سے گھبراتی اور ناپسند کرتی ہے۔ لیکن بالآخر ان کا اصرار دیکھ کر میں راضی ہو گیا ہوں۔ اور گاندھی جی میرے ساتھ لیٹ گئے ہیں۔ مگر ابھی شاید چند منٹ یا چند سیکنڈ ہی گذرے ہیں۔ کہ وہ خود ہی اٹھ کر الگ ہو گئے ہیں۔ یہ علم تو خدا کو ہے۔ کہ خواب کے یہ چند منٹ یا چند سیکنڈ ظاہری زمانہ کے لحاظ سے کتنا عرصہ ہیں۔ مگر بہرحال خواب کا منشاء یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ عرصہ لمبا نہیں ہے۔ پس خدا کے فضل سے امید رکھنی چاہیئے۔ کہ ایک دو کوششوں کے بعد موجودہ روکیں دور ہو کر انشاء اللہ قادیان کا رستہ کھل جائیگا اور اس کے بعد وہ زمانہ آئے گا۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں میں احمدیت کی فتح کا زمانہ کہا گیا ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم

باقی انشاء اللہ پھر۔

لٹے ہوئے احمدیوں کے جذبات اور اُن کے اخلاص بھرے وعدے

(۱) بھائی محمود احمد صاحب قادیانی سرگودھا مودود میڈیکل سٹور۔ نہایت پیاری عزیز ترین ماں کی گود سے نکالا گیا۔ اور ہزاروں نعمتوں سے جدا ہونا پڑا جب تک اللہ تعالیٰ ہمیں پھر سلامتی سے واپس نہ لیجائے۔ آرام نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم پر بھروسہ کرتے ہوئے حضور کی تحریک پر سابقہ وعدہ میں ۸ روپے کس کے حساب سے اضافہ کرتے ہوئے اپنے اہل و عیال کیطرف سے ۳۱۶/- کا وعدہ حضور قبول فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد کرنے کی توفیق بخش دے۔

(۲) مرزا عبدالحق صاحب ایڈوکیٹ گورداسپوری لاہور حضور نے آج تحریک جدید کے چودہویں سال کی تحریک فرما دی۔ یہ عاجز اپنی جگہ سے بالکل اُکھڑ چکا ہے۔ اور عرصہ چار ماہ سے آمد بالکل بند ہو چکی ہے۔ مگر تاہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس وعدہ کے پورا کرنے کی توفیق دے دیگا۔ یہ عاجز چودہویں سال میں اضافہ کے ساتھ ۵۱۰/- کا وعدہ پیش کرتا ہے حضور سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(۳) سلطان محمود احمد صاحب قادیانی لاہور تیرہویں سال کا چندہ مبلغ دوسو روپیہ ابھی بدستور قابل ادا ہے۔ کیونکہ آمد کے ذرائع عرصہ سے بند چلے آ رہے ہیں۔ مگر تاہم جو قدم آگے اُٹھ چکا ہے اسے کسی صورت میں پیچھے کرنے کو دل اجازت نہیں دیتا۔ چودہویں سال کیلئے خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے ۱۲۷/- کا وعدہ پیش حضور ہے۔ دُعا فرماویں کہ دونوں وعدے جلد از جلد ادا کر سکوں۔

(۴) حوالدار کلرک محمد طفیل صاحب ولد ماسٹر چراغ محمد صاحب کھاریاں لاہور۔ گذشتہ سال سے اضافہ کیا تھا چودہویں سال میں ۸۵/- کا وعدہ منظور فرما دیں۔

(۵) محمد ابراہیم صاحب قادیانی مددگار کارکن لاہور حضور کی خدمت میں میرا وعدہ چودہویں سال کا ۱۴۱/- جو ایک ماہ کی آمد کے برابر ہے حضور میں پیش کر دیں۔

(۶) ڈاکٹر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب قادیان حال کراچی ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم و مغفور:۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم اور خاندان کے وعدے کی رقم تیرہویں سال میں واجب الادا تھی۔ چوہدری صاحب موصوف نے حضرت مولوی صاحب کی تجہیز و تکفین سے پہلے اس وعدہ کو پورا کیا۔ اور حضور کی چودہویں سال کی تحریک سُنتے ہی اپنا اور اپنے اہل و عیال اور حضرت مولوی صاحب مرحوم اور والدہ صاحبہ مرحومہ اور والدین حضرت مولوی صاحب مرحوم کی طرف سے ۷۶۹/- کا وعدہ حضور کے پیش کیا۔

(۷) میاں محمد شریف صاحب محلہ دارالانوار پنشنر ای۔ اے سی لاہور باوجود کوشش کے تیرہویں سال کا وعدہ ۲۱۰/- اپنی طرف سے اور والد صاحب مرحوم کیطرف سے ۲۱/- کا وعدہ ادا نہیں کر سکا۔ باوجود اس کے کہ میرے ذمہ گذشتہ سال قابل ادا ہے۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی طرف سے ۲۱۵/- اور اپنے والد مرحوم کی طرف سے ۲۲/- کا وعدہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ ہے۔ کہ وہ ان وعدوں کے پورا ہونے کے سامان پیدا کر دیگا۔

(۸) ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے سنگاپور سے تحریک جدید کے چودہویں سال کیلئے ۴۰۰/- ڈالر یعنی یا ۱۳۰۰/- روپیہ کا ڈرافٹ جو تیرہویں سال سے اضافہ کے ساتھ ہے۔ ارسال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور جزائے خیر دے۔

(۹) فضل الدین احمد صاحب ہارنبس پورہ:۔ حضور کا پہلا خطبہ جمعہ حضور کی زبان مبارک سے سُنا تیرہویں سال میں ۴۱/- کا وعدہ کیا تھا۔ مگر ادا صرف ۳۲/- ہو سکے ہیں۔ بقیہ جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ چودہویں سال کیلئے ۹۰/- کا وعدہ قبول فرما کر دُعا فرماویں۔

(۱۰) حضرت مفتی صاحب قادیانی گذشتہ سال میرا وعدہ ۱۲۰/- مسز رقیہ صادق صاحب ۶/- چودہویں سال کا میرا ۱۲۵/- اور مسز رقیہ صادق صاحبہ کا ۷/- حضور میں پیش کر دیں۔

(۱۱) ڈاکٹر عبدالکریم صاحب پنشنر گوجروال ضلع لدھیانہ حال چک ۹۲ گ ب ضلع لائلپور:۔ یہ عاجز لدھیانہ سے اپنا سارا مال و اسباب لُٹا کر نہایت خستہ حالت میں لاہور پہنچا۔ اتفاق سے حضور کا خطبہ ۸ر دسمبر کے اخبار الفضل میں ابھی پڑھا ہے۔ چودہویں سال میں اپنے ۲۱ مرحومین اور اپنی طرف سے گذشتہ سال کے ۲۰۵/- پر اضافہ کر کے ۲۸۱/۲ پیش حضور ہے قبول فرماویں

فرمایا:۔ ”لُٹے ہوئے احمدیوں سے اگر وہ مجھ سے پوچھیں تو میں یہی کہوں گا کہ وہ اپنے وعدوں میں کمی نہ کریں۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے اخلاص اور قربانی کی رُوح کا مظاہرہ کریں۔“

پس دفتر اوّل کے چودہویں اور دفتر دوم کے سال چہارم میں وعدہ کرنیوالے احباب اپنے وعدے بہرحال گذشتہ سال سے اضافہ سے حضور کے پیش کریں۔ اور وہ جو نئے شامل ہونے والے ہیں وہ دفتر دوم کے سال چہارم میں کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے کر شمولیت کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماوے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید

مومن ثابت قدم رہیں اور اپنے گھروں سے نہ بھاگیں

الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون (سورۃ البقرہ)

ترجمہ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ ان لوگوں کو جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل گئے۔ حالانکہ وہ ہزاروں ہزار تھے۔ پس کہا ان کو اللہ نے اپنے اوپر موت وارد کرو (سو وہ مر گئے) تو زندگی بخشی اُس نے انہیں البتہ اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکرگزار نہیں ہوتے۔"

یعنی جو لوگ باوجود ہزاروں ہزار ہونے کے وطن چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اُن کا یہ فعل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوا۔ اس کی تلافی کے لئے ان کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ کہ اپنے آپ پر موت وارد کرو۔ اس سے روحانی موت مراد ہے۔ کہ خدا کی خاطر خواہشات نفسانی اور دنیوی آرام کو ترک کر کے مالی قربانیاں کرو۔ خوراک لباس میں سادگی اختیار کرو۔ خدا کا قرب حاصل کرنے میں اپنے نفس پر فنا حاصل کرو۔ چنانچہ جنہوں نے اس حکم پر عمل کیا۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل وارد ہوا۔

قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا (احزاب)

کہدو۔ ہرگز نفع نہیں دیگا تمہیں بھاگنا اگر بھاگے تم موت سے یا قتل سے اور بھاگنے سے نہیں فائدہ پاؤگے تم۔ مگر تھوڑا۔

خدام کی فوری توجہ کیلئے بعض نہائت اہم امور

۱۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین اپنا ڈاک کا مکمل پتہ صاف اور خوشخط لکھ کر مرکز میں جلد روانہ کریں۔

۲۔ جن علاقوں میں مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے مہاجرین آکر آباد ہوتے ہیں۔ اور وہاں پہلے مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ وہاں قریبی مجالس کے قائدین جا کر احمدی نوجوانوں کی تنظیم کریں۔ اور باقاعدہ مجلس قائم کر کے فہرست اراکین معہ مکمل کوائف مرکز میں روانہ کریں۔

۳۔ ہر سال ماہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں قائدین اور زعماء کے انتخابات ہوا کرتے ہیں۔ حسب دستور سابق اس مرتبہ بھی یہ انتخاب ہوں۔ انتخابات کی رپورٹ امیر یا پریزیڈنٹ صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ مرکز میں بہت جلد بھجوا دی جائے۔

۴۔ تمام خدام سے ماہانہ چندہ کے وعدے لے کر فہرست مرکز میں بھیجی جائے۔ اور قائدین باقاعدہ وصولی کا انتظام کر کے رقوم مرکز میں بھجواتے رہیں۔

(۵) مجلس مرکزیہ کی فوری اور ہنگامی ضروریات کے لئے خدام اور دوسرے احباب سے زیادہ سے زیادہ عطایا وصول کر کے "مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نمبر ۴ میکلوڈ روڈ لاہور" کے پتہ پر روانہ کریں۔

(۶) مجلس کی کوئی رقم دیر تک اپنے پاس نہ رکھی جائے بلکہ ساتھ ساتھ مرکز میں روانہ کرتے رہیں۔

۷۔ مجلس کا کام باقاعدہ کریں۔ لائحہ عمل کو سامنے رکھیں۔ اور اپنے کام کی رپورٹ اگر فارم نہ ہوں۔ تو سادہ کاغذ پر ہی مرکز میں بھجواتے رہیں۔ رپورٹ میں باقاعدگی نہائت ضروری ہے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ
لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مبلغ شمالی امریکہ کا ایڈریس

مکرم مرزا منور احمد صاحب مبلغ شمالی امریکہ کا پتہ اب مندرجہ ذیل ہوگا۔ پہلا پتہ بدل گیا ہے۔ احباب مطلع رہیں

Mirza Monawar Ahmd HA.
Ahmadiyya Missionary
2522 Webster Ave
PITTS-BURGH Pa 19
U.S.A.

(وکیل التبشیر)

مبلغ سوئٹزرلینڈ کی ڈاک

مکرمی شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض دفاتر اور دوست ان کو چھ آنے والا ایئر لیٹر لکھ کر بھیجدیتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کو ان چٹھیوں پر ہرجانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے آئندہ کوئی صاحب اُن کو چھ آنے والا ایئر لیٹر نہ لکھا کریں۔ بلکہ ۱۴۔ ۱۔ والا لفافہ ایئر میل اور پوسٹ کارڈ ۸ آنے والا بھیجا کریں۔ (وکیل التبشیر)

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈروں کا اوسط خرچ ماہوار چنیوٹ میں پینتیس روپے ماہوار کے لگ بھگ ہے۔ جس میں سکول فیس بورڈنگ ہاؤس فیس اور خرچ خوراک ماہوار شامل ہیں۔ کپڑے اور کتابوں کا خرچ یا جیب خرچ اس کے علاوہ ہے۔ جامعہ احمدیہ جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کا خرچ بارہ روپے ماہوار کے قریب ہوگا۔ (محمد الدین ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست دعا برادرم مولوی روشن دین احمد صاحب واقف زندگی موضع مومن ضلع شیخوپورہ میں سخت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اُن کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ تا کہ وہ سلسلہ کے کام کو کماحقہ سر انجام دے سکیں۔ (خاکسار محمد داؤد کلرک دفتر الفضل)

دعائے مغفرت مسماۃ محمد النساء زوجہ منشی حسین بخش ریٹائرڈ پٹواری سکنہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور مورخہ ۱۵ نومبر ۴۷ء بروز جمعہ وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جاوے۔ (خاکسار حسین بخش پٹواری احمدی از ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور)

گمشدہ میرا بستر ۲۴ ستمبر کے کنوائے میں چوہدری عزیز بخش صاحب ہمو بیرا میجر کے ٹرک سے لاہور آ کر عبدالرحمٰن صاحب ابن شیخ محمد نصیب صاحب کی اہلیہ اپنے ساتھ لے گئیں وہ میرا بستر فوراً دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔ سخت تکلیف میں ہوں۔ (محمد صدیق کاتب روزنامہ اخبار الفضل میکلیگن روڈ لاہور)

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) ناروے کے ساحل پر ایک لاکھ پچاس ہزار چھوٹے بڑے جزیرے ہیں۔

(۲) برطانیہ میں سات ہزار پانچ سو چھٹی رسالہ عورتیں ہیں۔

(۳) سائیکلوٹرون کے ذریعہ فضائی فوٹو سے نئے نقشے تیار کئے جا رہے ہیں۔

(۴) لندن کے مدرسۃ السنہ شرقیہ و افریقیہ میں مندرجہ ذیل تعداد میں زبانیں پڑھائی جاتی ہیں:۔

افریقی —— ۲۳ —— سامی —— ۹
انڈو یورپی —— ۲۸ —— دراوڑی —— ۴
چینو تبتی —— ۱۳ —— ترکو منگولی —— ۶
آسترو تیمغی —— ۳

ان زبانوں کے علاوہ بے شمار مقامی بولیوں کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔

(۵) انگلش فٹ بال میں سب سے پرانی کلب نائٹس کونٹی ہے۔ یہ کلب ۱۸۶۲ء میں قائم ہوئی تھی۔

(۶) برطانیہ کی ریل گاڑیاں ایک سال میں تقریباً بیس کروڑ میل چلتی ہیں۔ لیکن اس مدت میں صرف ایک مسافر ہلاک ہوا۔ برطانیہ کی ریل گاڑیوں میں مسافروں کے آرام کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔

۷۔ ۱۹۳۶ء میں اولمپک کھیل برلن میں ہوئے تھے۔

۸۔ ڈیڈو ماریو ایک مشہور باکسر ہے۔

۹۔ بیڈمنٹن کے قوانین پہلی مرتبہ پونا میں مرتب ہوئے تھے۔

۱۰۔ آسٹن ویلا کا نام فٹ بال سے وابستہ ہے۔

۱۱۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں فرسٹ کلاس کرکٹ میں فنڈر نے ۳۵ منٹ میں سنچری کی تھی۔ (برٹش انفارمیشن سروس)

خیریت مطلوب ہے

میرا لڑکا منیر احمد عارف گوجرانوالہ سپوری واقف زندگی طالب علم مدرسہ احمدیہ جہاں وہ ہو۔ مجھے اطلاع دیں۔ یا جس دوست کو علم ہو مجھے خبر دیں۔ ماسٹر مولا بخش محمد آباد سٹیٹ سندھ ضلع تھرپارکر ڈاکخانہ ٹہلی ریلوے سٹیشن

۲۔ چوہدری غلام حسین یا چوہدری عبد اللہ خان سکنہ خاص کا ہنوواں ضلع گورداسپور جہاں کہیں بھی ہوں ہمیں اپنے پورے پتہ سے اطلاع دیں۔ والسلام کھاوا مبارک علی سکنہ خان فتاح طور وحال مانگا ڈاکخانہ کالی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ ۳۔ میں یہاں پر اکیلا احمدی ہوں۔ میرے خاندان کے مندرجہ ذیل افراد کا عرصہ تین ماہ سے پتہ نہیں چلتا۔ لہذا اگر کسی صاحب کو ان کی نسبت علم ہو تو بذریعہ اخبار الفضل شائع کر کے مجھے اطلاع دیں۔ (۱) محمد احمد احمدی وکیل کپورتھلہ (۲) نذیر احمد احمدی کپورتھلہ (۳) رشید احمد احمدی کپورتھلہ (۴) محمود احمد احمدی کپورتھلہ (۵) سعید احمد احمدی کپورتھلہ (۶) مسعود احمد احمدی کپورتھلہ (۷) عبد الرحمٰن احمدی حاجی پور ماسٹر برکت علی احمدی فائق لدھیانہ قاضی شریف احمد احمدی لدھیانہ پتہ۔ موضع ٹھوٹھیا نہار ضلع پرانچ ڈاکخانہ رسپا۔ یو۔ پی۔ P.O (ہ لا)

اجمیر میں فرقہ وارانہ فساد ۔ حکومت کی طرف سے پناہ گزینوں کیلئے کپڑے کا انتظام ۔

پاکستان کا ٹریڈ کمشنر

کراچی ۶ دسمبر ۔ لنڈن کے بورڈ آف ٹریڈ نے گوڈ رائی کو پاکستان میں ٹریڈ کمشنر مقرر کیا ہے آپ اگلے ہفتہ کراچی پہنچ کر اپنے عہدہ کا چارج لیں گے ۔ اور موجودہ ٹریڈ کمشنر لنڈن واپس چلے جائیں گے ۔ (ا ۔ پ)

اجمیر میں فرقہ وارانہ فساد

اجمیر ۵ دسمبر ۔ یہاں پر فرقہ وارانہ فساد ہو گیا پولیس موقعہ پر پہونچ گئی ۔ اور حالات پر قابو پا لیا ۔ اب تک چار اشخاص چھرا گھونپنے سے ہلاک ہو چکے ہیں ۔ (ا ۔ پ)

پناہ گزین عورتوں کے کیمپ کی انسپکٹر

لاہور ۵ دسمبر ۔ بیگم فہیم کو مستورات کے پناہ گزین کیمپ کے لئے صوبائی انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے ۔ آپ بلا معاوضہ یہ خدمت سرانجام دے رہی ہیں ۔ (ا ۔ پ)

اچھوتوں کو جبراً مسلمان بنانے کا الزام

حیدر آباد دکن ۵ دسمبر ۔ حیدر آباد کی حکومت نے ایک پریس نوٹ میں لیبر ممبر مسٹر جگ جیون رام کے بیان کی تردید کی گئی ہے ۔ کہ سیاسی اغراض کے حصول کے لئے اچھوتوں کو جبراً مسلمان بنایا جا رہا ہے ۔ ا ۔ پ

پناہ گزینوں کی ٹرین کو حادثہ

لاہور ۵ دسمبر ۔ پاکستان میں ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر کی طرف سے سمبھو گاڑی کے حادثہ کی مزید تفصیلات شائع کی گئی ہیں ۔ یہ گاڑی مسلمان پناہ گزینوں کو پاکستان لا رہی تھی پریس نوٹ کا بیان ہے ۔ کہ یہ حادثہ ۲۴ نومبر کے دن ایک بجکر سولہ منٹ پر ہوا ۔ فوراً طبی امداد پہنچا دی گئی ۔ ایک ٹرین انبالہ چھاؤنی سے مزید طبی سامان لے کر روانہ ہوئی ۔ بعد میں سخت زخمیوں کو فوراً ایمبولنس کاروں کے ذریعہ انبالہ چھاؤنی ہسپتال میں بھیجا گیا ۔ اس حادثہ سے ۱۵ اموات ہوئیں اور ۱۱۵ آدمی زخمی ہوئے ۔ حادثہ کی وجوہات پر ابھی مزید غور کیا جا رہا ہے ۔ ا ۔ پ

مسلم لیگ کو توڑ کر اسکی جگہ نئی جماعت قائم کی جائے

۵ دسمبر ۔ میاں نور اللہ ایم ۔ ایل ۔ اے نے سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے ۔ جس کی رو سے پاکستان میں مسلم لیگ کی موجودہ ہیئت کو ختم کر دیا جائے گا ۔ اور ایک اور جماعت پاکستان مسلم لیگ کے نام سے کھڑی کی جائے گی ۔ ریزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا ہے ۔ کہ تمام مسلمانوں کو جو مسلم لیگ میں شامل ہیں ۔ اسلام میں بھی شریک ہونا چاہیئے ۔ ہندوستان کے مسلمان اگر کسی سیاسی جماعت کی ضرورت محسوس کریں ۔ تو انہیں الگ ایک جماعت کھڑی کرنی چاہیئے ۔ (ا ۔ پ)

امریکہ اور چین میں متوقع معاہدہ

ننکنگ ۵ دسمبر ۔ ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ اور چین میں ایک معاہدہ ہونے والا ہے ۔ جس کی رو سے امریکہ چین کو پانی کے جہاز جن میں (جنگی جہاز) بھی شامل ہیں دے گا ۔ اور چین کی بحری فوج کو ٹریننگ بھی دے گا ۔

اس خبر کی سرکاری طور پر ابھی تصدیق نہیں ہوئی ۔ ا ۔ پ

سر سی پی راما سوامی آئر دہلی میں

دہلی ۶ دسمبر ۔ سر سی ۔ پی راما سوامی آئر آج دہلی تشریف لائے ۔ آپ نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کے ہاں قیام کیا ہے ۔ کل آپ گاندھی جی سے ملاقات کریں گے ۔ اور بروز پیر اوٹاکمنڈ واپس تشریف لے جائیں گے ۔ ا ۔ پ

پناہ گزینوں کی آمد و رفت

ایک پریس نوٹ کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ ۴ دسمبر کو ستر ہزار مسلمانوں کا ایک پیدل قافلہ سلیمانکی مقام سے گزر کر پاکستان میں داخل ہوا ۔ ٹرین کے ذریعہ آنے والوں کی تعداد ۳۵۰۰ تھی جو کرنال سے آئے تھے ۔ اور جالندھر سے ۹۵۰ مسلمان بذریعہ موٹر ٹرانسپورٹ پاکستان میں آئے ۔ اسی طرح دس ہزار پانچ سو غیر مسلم پناہ گزین ٹرین کے ذریعہ ہندوستان گئے ۔ جس میں دیہاڑی ۔ چکوال اور مظفر گڑھ کے لوگ تھے ۔ ۷۰ غیر مسلم گوجرانوالہ اور ۸۰ لاہور سے بذریعہ موٹر بس ہندوستان گئے ۔ غیر مسلموں کی تین گاڑیاں پاکستان سے روانہ ہوئیں ۔ اور ہندوستان سے صرف ایک گاڑی آئی ۶ دسمبر کو لاہور سے ایک موٹروں کا کنوائے کرنال گیا ۔ جس میں ۷۳۲۰ غیر مسلم تھے ۔

مشرقی و مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کی موجودہ تعداد

مسلمان ۳۶۹۵۰۰ ۔ ہندو ۹۲۶۰۰

لاہور ۶ دسمبر پریس نوٹ کی تازہ اطلاع کے مطابق ابھی مشرقی پنجاب میں مندرجہ ذیل مقامات پر ایک بڑی تعداد میں مسلمان پناہ گزین موجود ہیں ۔

ضلع کرنال ۹۷۵۰۰ ، ضلع انبالہ ۲۰۰۰۰ ، ضلع رہتک ۶۰۰۰ ، ضلع گوڑگاؤں ۴۵۰۰ ۔ ریاست پٹیالہ ۸۱۰۰۰ ۔ تمام مغربی پنجاب میں کل غیر مسلموں کی تعداد ۹۲۶۰۰ ہے ۔ جس کی تفصیل یہ ہے ۔ ضلع سیالکوٹ ۱۵۰۰۰ ، ضلع لاہور ۱۰۰۰ ، ضلع منٹگمری ۹۰۰۰ ، ضلع ملتان ۳۰۰۰ ، ضلع مظفر گڑھ ۳۰۰ ، ضلع میانوالی ۳۰۰۰ ، ضلع لائل پور ۱۵۰۰ ، ضلع شیخوپورہ ۱۰۰۰ ، ضلع گوجرانوالہ ۱۵۰۰۰ ، ضلع گجرات ۶۰۰۰ ، ضلع جہلم ۵۰۰ ، ضلع شاہپور ۲۰۰۰ ، ضلع راولپنڈی ۳۰۰ ۔ (ا ۔ پ)

پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتاری

بمبئی ۵ دسمبر ۔ مسٹر ایم کے خان سپروائزر سنٹرل ڈپو اور ان کے ساتھیوں کو جن کو اس الزام کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا ۔ کہ ان کے پاس غیر لائسنس شدہ ہتھیار اور اسلحہ نکلا ہے ۔ آج ایک مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا ۔ مجسٹریٹ نے ان کی ضمانت کو منظور کر لیا ۔ مگر پولیس نے ان کو عدالت سے نکلتے ہی پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت پھر گرفتار کر لیا ۔ ا ۔ پ

سر ہنری گریڈی بمبئی میں

بمبئی ۶ دسمبر ۔ امریکہ کے ہندوستانی سفیر مسٹر ہنری گریڈی بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے تشریف لائے ۔ آپ کے ہمراہ مسز گریڈی بھی تھیں ۔ گورنر بمبئی کے ملٹری سیکرٹری اور امریکہ وائس قونصل نے آپ کا ہوائی اڈے پر استقبال کیا ۔ (ا ۔ پ)

کرنل شیر خان بریگیڈیر بنا دیئے گئے

راولپنڈی ۶ دسمبر ۔ آرمی ہیڈ کوارٹرز پاکستان میں ملٹری انٹیلیجنس کے سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کرنل محمد شیر خان ملٹری اپریشنز اینڈ انٹیلیجنس کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے بریگیڈیر جے ایف آر فورمین سی ۔ بی ۔ سی ۔ بی ۔ ای ۔ ڈی ۔ ایس او کے جانشین مقرر ہوئے ہیں ۔ اور انہیں بریگیڈیر کا عہدہ دے دیا گیا ہے ۔ بریگیڈیر شیر خان پاکستان آرمی کے قابل ترین افسروں میں سے ہیں ۔

حکومت حیدر آباد کی وفاداری کا اعلان

حیدر آباد دکن ۶ دسمبر ۔ کئی سیاسی انجمنوں نے جس میں ہندو سکھ عیسائی پارسی اور اچھوت سب کے سب شامل تھے آج شہر میں جلسے کئے ۔ جن میں نظام صاحب حیدر آباد پر حملے کی پر زور مذمت کی ۔ اور نظام صاحب کو اپنی پوری وفاداری کا یقین دلایا ۔ اور حیدر آباد ریڈیو سے سیاسی مذہبی اور فرقہ وارانہ جماعتوں کے لیڈروں نے اس حملہ کی سخت مذمت کی ۔ (ا ۔ پ)

جبری اغوا کردہ عورتوں کو برآمد کرنے کیلئے دونوں حکومتوں کے نمائندگان کی کوششیں!

مہاجرین کی مدد کرنیکی تحریک

لاہور ۵ دسمبر۔ لاہور کے کمشنر مسٹر انعام الرحیم نے باغبانپورہ میں مسجد میں تقریر کی۔ آپ نے لوگوں سے مہاجرین کی مدد کے لئے انصار جیسا نمونہ دکھانے کی درخواست کی۔ آپ نے کہا۔ اگر ہر انصاری ایک مہاجر کو بسائے تو پناہ گزینوں کا مسئلہ حل ہو جائے۔ آپکی درخواست پر تین ہزار سے زیادہ روپیہ قائداعظم فنڈ کے لئے جمع ہو گیا۔ اسی طرح مجسٹریٹ مسٹر غلام محمد نے لاہور چھاؤنی میں مہاجرین کی مدد کیلئے تقریر کی اور وہاں بھی اچھی خاصی رقم قائداعظم ریلیف فنڈ

ہم ہندوؤں اور مسلمانوں کا مخلوط تہذیب و تمدن قائم کرنا چاہتے ہیں

علی گڑھ یونیورسٹی میں یو۔پی کے وزیر مالیات کی تقریر

علی گڑھ ۶ دسمبر۔ مسٹر ایس پی وال وزیر مالیات یو۔پی نے علی گڑھ میں مسلمانوں کے بہت بڑے اجتماع میں تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں صحیح معنوں میں ایک جمہوری حکومت قائم ہو جس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا مخلوط تہذیب و تمدن ہو اور مخلوط زبان ہو جس پر دونوں قومیں فخر کر سکیں۔ آپ نے زبان میں سنسکرت کے دقیق الفاظ استعمال کرنیکی مذمت کی اور کہا۔ ایسی زبان رائج کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جسے سب سمجھ سکیں۔ مسٹر ایس پی وال علی گڑھ یونیورسٹی کے اولڈ بوائز میں سے ہیں۔ آپ نے زمانہ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے اس برادرانہ سلوک کی تعریف کی جو ان کے ساتھ یہاں کیا گیا۔ آپ نے کہا۔ جب آگرہ کالج نے لینے سے مجھے انکار کر دیا تھا۔ تو اسی انسٹی ٹیوشن نے مجھے پناہ دی تھی۔ نواب محمد اسمٰعیل خان وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی نے مسٹر پی وال کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا ہم اپنی حکومت کو شاندار بنانے کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو خوب محسوس کرتے ہیں۔ اور انہیں ادا کرنیکی کوشش کرینگے (ا۔پ)

پاکستان کی سرحد پر حملے

لاہور ۶ دسمبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ گذشتہ ہفتہ دو دفعہ غیر مسلموں کے جتھوں نے جن کے ساتھ جموں ریاست کے سپاہی تھے پاکستان کی حدود پر حملے کئے مگر دونوں دفعہ پاکستان کے ہوم گارڈز نے مار بھگایا۔ ۴ دسمبر کو ایک ہندوستانی ہوائی جہاز منگلا ہیڈ ورکس کے پاس دکھائی دیا مظفر گڑھ میں ۳۳ بم ایک ویران گھر میں پائے گئے۔ ان علاقوں کے علاوہ باقی مغربی پنجاب میں امن تھا موگا سب ڈویژن نے ۳۳ اغوا شدہ مسلم عورتیں واپس کیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ابھی سینکڑوں عورتیں ضلع فیروز پور کے گاؤں میں موجود ہیں مگر وہ پاکستان حکومت کے حوالے نہیں کی گئیں (ا۔پ)

مسلمانوں کی شکایات مبالغہ آمیز ہیں

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ آج گاندھی جی نے اپنی پرارتھنا میں کہا۔ کہ ان مسلمانوں نے جنہوں نے پہلے کاٹھیاواڑ کے متعلق شکایات کی تھیں۔ اب اقرار کر لیا ہے۔ کہ انہوں نے واقعات کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا تھا۔ گاندھی جی نے بات کو بڑا کر کے پیش کرنے کی مذمت کی۔ (ا۔پ)

۱۹۴۸ء میں میٹرک کا امتحان ۲۳ اپریل کو شروع ہوگا — پنجاب یونیورسٹی کا اعلان

لاہور ۶ دسمبر۔ پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار نے میٹرک کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے اعلان کیا ہے کہ امسال صرف ایک دفعہ امتحان ہوگا۔ اور اسی میں تمام طلباء کو خواہ وہ پرائیویٹ ہوں یا ملحقہ مدارس سے تعلق رکھتے ہوں شامل ہونا ہوگا۔ امتحان ۲۳ اپریل سے ۲۸ اپریل ۱۹۴۸ء تک ہوگا۔ (ا۔پ)

مشرقی بنگال کی صنعتی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۶ دسمبر۔ مشرقی بنگال کی صنعتی مشاورتی کمیٹی کا انتخابی جلسہ آج ڈھاکا میں منعقد ہوا جلسہ کی صدارت مشرقی بنگال کے وزیر مالیات صنعت و حرفت چوہدری حمید الحق صاحب نے کی۔ آپ نے کہا۔ کہ ٹھوس مسائل پر غور و تجسس کا وقت آ گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس سلسلہ میں سب سے بڑی کمی ماہرین صنعت و حرفت کی ہے۔ پچھلی صوبائی اور مرکزی حکومتوں کی غفلت کی وجہ سے صنعتی ادارے اسقدر کم کھولے گئے کہ بدقسمتی سے ہمارے حصہ میں ایک بھی صنعتی ادارہ نہیں آیا۔ اب ہم کو بہت جلد ایسے ادارے قائم کرنے ہیں۔ تاکہ مستقبل قریب میں ہم کو ہمارے اپنے کام کرنے والے مل جائیں۔ آپ نے کہا۔ سب سے پہلے موجودہ ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو ہم کو ہمارے کام کے شروع میں مدد دے۔ صنعتی ریسرچ ادارے صوبے کی طبیعی تقسیم کے مطابق کھولے جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ مجھ کو خوشی ہے کہ ملک میں صنعتی ترقی کے لئے ایک بیداری پائی جاتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی افسوس ہے کہ ہم کو تجاویز مرتب کرنی ہیں مشینری مہیا کرنی ہے۔ مجھ کو امید ہے، ہم جلد اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائینگے کیونکہ جتنے عرصہ میں مشینری مہیا ہوگی اتنے عرصہ میں ہم اپنی تمام سکیم مرتب کرینگے (ا۔پ)

پاکستان اور ہندوستان کی مخلوط کانفرنس

لاہور ۶ دسمبر۔ آج لاہور پاکستان اور ہندوستان حکومتوں کی ایک مخلوط کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اغوا شدہ عورتوں اور بچوں کی تلاش کے سلسلہ میں غور کیا گیا۔ اس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر پناہ گزین مسٹر غضنفر علی خان نے کہا۔ کہ ایسی مجلس کا بڑے پیمانہ پر کام کرنا بڑا ضروری ہے۔ کیونکہ اس مجلس کو تمام مشرقی و مغربی پنجاب کے اضلاع کا دورہ کرنا پڑیگا۔ اسی طرح ضرورت کے مطابق دوسرے صوبوں میں بھی تلاش کرنا پڑے۔ کیونکہ ہندوستان حکومت کی رپورٹ کے مطابق ہندوستانی ریاستوں میں بھی اغوا شدہ عورتوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ پس اگر صحیح طریق پر کام نہ کیا گیا۔ تو کامیابی کا حاصل ہونا محال ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ مجھ کو امید ہے کہ کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز کے مطابق اگر دونوں حکومتوں کے ذمہ دار افسران عمل کریں تو کامیابی ضروری ہے۔

آپ کے بعد ہندوستان کے وزیر امور پناہ گزین مسٹر نیوگی نے تقریر کی اور کام کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے یقین دلایا کہ ہندوستان تمام طے شدہ امور پر مخلصانہ عمل کریگا۔ آپ نے کہا۔ ریاستوں نے مجھ کو حق دے دیا ہے کہ میں اعلان کر دوں کہ وہ بھی کانفرنس کے فیصلوں پر کاربند ہونگی۔ کانفرنس نے مندرجہ ذیل فیصلے کئے۔

(۱) حکومتوں کا فرض ہے کہ اپنے علاقوں میں اغوا شدہ عورتوں اور بچوں کے متعلق پوری معلومات بہم پہنچائے تاکہ دوسری حکومت مشکلات کو حل کرنے میں ہاتھ بٹا سکے۔

(۲) ایسے پولیس افسران کو انعامات تقسیم کئے جائیں۔ جو اس سلسلہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیں۔

(۳) فیصلہ ہوا کہ ایسی لڑکیوں کو جو واپس نہ جانا چاہیں ان کی مرضی پر نہ چھوڑا جائے کیونکہ عورت اپنی فطری کمزوری کی بنا پر وقتی طور پر ایسا انکار کریگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کی مرضی کے خلاف اس کو واپس اسکے وطن میں لایا جائے اور اس کے عزیزوں کے سپرد کیا جائے۔

(۴) کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ دونو حکومتوں کی ملٹری اور پولیس آپس میں مل جل کر کام کریں گی۔ اور ایسے غیر سرکاری رضاکار بھی ایک دوسرے کے علاقہ میں جا کر کام کریں گے ان رضاکاروں میں صاحب اثر و رسوخ خواتین بھی شامل ہونگی۔ (ا۔پ)

ہندوستانی فوج کی نقل و حرکت

دہلی ۶ دسمبر۔ ریاست کشمیر کی وزارت دفاع کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہندوستانی فوج اوری اور نوشہرہ میں کثرت سے گشت لگا رہی ہے۔ انڈین ایر فورس کے طیاروں نے اضلاع پونچھ اور میرپور میں بمباری کی (ا۔پ)

پاکستان کی سرحد پر ایک سکھ جتھے کا حملہ

ایک مسلمان زخمی ہوا

لاہور ۶ دسمبر۔ پریس نوٹ کی اطلاع مظہر ہے کہ سکھوں کے ایک جتھے نے پاکستان کی سرحد پار کر کے پدہانہ گاؤں کے قریب ۴ دسمبر کے دن ایک حملہ کیا۔ ۲۲ مویشی پکڑ کر لیگئے آٹھ دفعہ فائر کئے۔ مسلمانوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ ایک مسلمان زخمی ہوا۔ اتنے میں پاکستانی پولیس موقعہ پر پہنچ گئی اور حملہ آور بھاگ گئے (ا۔پ)

فرانس کے ہندوستانی سفیر کی بمبئی میں آمد

بمبئی ۶ دسمبر۔ آج یہاں فرانس کے ہندوستانی مقرر شدہ سفیر مسٹر ڈینیل لیوی بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے گورنر بمبئی کے ملٹری سکرٹری اور بمبئی کے فرنچ قونصل نے آپ کا استقبال کیا آپ کچھ عرصہ پہلے بمبئی میں فرنچ قونصل کی حیثیت سے رہ چکے ہیں۔ آپ نے کہا میں ایک دو روز میں دہلی جاؤنگا۔ جہاں گورنر جنرل آف انڈیا اور وزیر اعظم ہندوستان کی خدمت میں اپنے عہدے سے متعلق بعض تعارف نامے پیش کرونگا۔ (ا۔پ)

رعایا کی وفاداری پر بدظنی شایان فرمانروائی نہیں

حیدرآباد ۶ دسمبر۔ او۔پی۔آئی کی اطلاع مظہر ہے کہ جب پولیس نے نظام دکن سے حفاظتی دستہ کی ابزادی کے لیے درخواست کی تو نظام موصوف نے فرمایا کہ ایک فرمانروا کی شان کے شایاں نہیں کہ وہ اپنی رعایا کی وفاداری پر شک کرے۔